۱۶۹

رجسٹرڈ ڈایل نمبر ۱۰۹۳

الحکم

ان ینصرہ اللہ ینصر کم ویثبت اقدامکم

Digitized by Khilafat Library

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیاں بینی — دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

ایڈیٹرز

شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی — (ابن یعقوب) شیخ محمود احمد احمدی قادیانی

قیمت سالانہ پانچ روپیہ ۵؍

نمبر ۲۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ رجون سنہ ۱۹۲۰ء | جلد ۲۳

کیا الحکم بند ہے

الحکم کیا ہے! اسکے لئے پرانے قصوں کو الحکم کا بانی اور اسکے مدیر کب تک دھرائیں گے۔ مسیح موعود کا یار دلدار نا خلیفۃ المسیح اول ثانی کے اپیلیئن۔ اگر ایک زندہ قوم کے سامنے ہیں تو انکو دہرانا کیا معنی۔ مجھے آج ان احباب کا شکوہ قوم کے سامنے کہنا ہے۔ جو الحکم کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں۔ جسکا الحکم حقدار نہیں اور جسکو وہ برداشت نہیں کر سکتا۔ ایسے احباب ان اپیلوں کے لفظوں کو غور سے دیکھیں وہ الحکم کیلئے کیا فتویٰ دیتے ہیں۔

الحکم اب اپنے دفتر سے ہمیشہ شائع ہو کر نہایت احتیاط کے ساتھ پوسٹ آفس میں ڈالدیا جاتا ہے اور قادیان کے پوسٹ آفس میں سے یقیناً بہت اچھی طرح سے روانہ کر دیا جاتا ہے۔ تقریباً ۱۰ مہینے سنہ ۱۹۲۱ء سے گذرتے ہیں ۷ ماہ کے بعد الحکم بعض احباب کے نام وی پی کیا گیا۔ وی پی سے پیشتر انکو کارڈ کے ذریعہ اطلاع دیجاتی ہے۔ الحکم میں اعلان کیا جاتا ہے۔

مگر جب وی پی وہاں جاتا ہے تو بعض احباب وی پی واپس کرنے کے ساتھ ہی ایک کارڈ لکھ دیتے ہیں۔ الحکم کبھی باقاعدہ نہیں نکلتا اس لئے وی پی لینے کا کیا فائدہ۔ خدارا غور کرو اور انصاف سے کام لو۔

کیا الحکم کا ایڈیٹر الحکم کو چھاپ کر گھر میں ردی بنانے کے لئے اسکو جمع کرتا ہے۔ کیا اسکو شوق ہے کہ اسکے خریدار اس سے بدظن ہوں اور وہ کہیں کہ دیکھو الحکم نہیں نکلتا۔ جبکہ الحکم باقاعدہ نکلتا ہے۔ اور پوسٹ ہوتا اور پھر خریداروں کی چٹھیں بھی درست ہیں تو کیا وجہ ہے۔ کہ پھر ایڈیٹر کو یہ کہکر مورد الزام ٹھہرایا جاتا ہے۔ کہ اخبار نہیں نکلتا۔ ایک بدظنی ہے ایک بری رائے ہے۔ جو الحکم کے لئے قائم کر لی گئی ہے۔ اور اب وہ خواہ الحکم باقاعدہ نکلے یا نہ نکلے وہ دور نہیں ہو سکتی۔ الحکم کے اندر نقص ہیں۔ انکے متعلق مجھے لکھو میں انکو دور کرونگا۔ میں اسکی حالت درست کروں۔ لیکن یہ بجا نہیں کہ اس پرچے کو جو ہمیشہ آپکے نام پوسٹ ہوتا ہے۔ اسکو یہ کہکر رد کر دیا جائے کہ یہ ناغہ

انوار احمدیہ پریس میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی پبلشر قادیان میں چھپا

ناظر بیت المال کی اپیل

اور

اخبارات کی رائے

Digitized by Khilafat Library

ناظر بیت المال صاحب نے حال میں ایک اپیل شائع کی ہے جسپر ہمارے مخالف اخبارات بہت خوش ہو رہے ہیں ۔ کہ دیکھا حقیقت ظاہر ہو گئی ۔ اور احمدیوں کی مالی حالت کا پتہ لگا نادان معترض اتنا خیال نہیں کرتے کہ مالی کمزوری تو کام کی وسعت کا پتہ دیتی ہے ۔ کیا اس کمزوری کی وجہ یہ ہے کہ زندہ اور ترقی کیطرف جانے والی احمدی قوم چند دنوں کمزور ہو گئی ہے ۔ بلکہ چندوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور اسکے اخراجات اس سے بھی زیادہ ۔ قادیان میں دو قسم کی مدات ہیں ایک صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت

دوسری نظارتوں کے صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت مندرجہ ذیل صیغے ہیں ۔ ہائی سکول احمدیہ کالج ۔ (عربی کالج) گرل سکول صیغہ ڈاک خلیفۃ المسیح و لائبریری ۔ ریویو آف ریلیجنز اردو انگریزی ۔ یتامیٰ مساکین ۔ ابن سبیل وظائف لنگر خانہ ۔ جلسہ بہشتی مقبرہ ۔ تعمیر وغیرہ ان سب کے بجٹ ہیں اور سب کا علیحدہ علیحدہ خرچ ہے ۔

پھر نظارتوں میں صیغہ تعلیم و تربیت جسنے بہت سے پرائمری سکول اور چند مڈل سکول قائم کئے ہیں ۔ پھر صیغہ تالیف و اشاعت اسکے ماتحت علماء کی ایک جماعت تالیف کا کام کرتی ہے ایک اخبار اور ایک رسالہ اسکے ماتحت ہے ۔ تمام ہندوستان میں اور ہندوستان سے باہر یہ صیغہ تبلیغ کا کام کر رہا ہے ۔

اس کمزور حالت میں بھی مشنری ملیونان چین ۔ امریکہ ۔ لنڈن ۔ نائیجریا ۔ جانے کے لئے بعض پاسپورٹ لئے بیٹھے ہیں ۔ صرف جہاز کے امیدوار ہیں ۔ اور بعض پاسپورٹ کی درخواست کئے ہوئے ہیں ۔ جگہ جگہ مشن کھولے جا رہے ہیں حال ہی مولوی فاضلوں کی ایک تعداد مشنری ورک سیکھنے کے لئے بعض قابل اساتذہ کے سپرد کی گئی ہے ۔

اس صیغہ کا خرچ بہت زیادہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔

امریکہ اور لنڈن کے اخراجات آگے ہی بہت ہیں ۔ مگر اور دیگر مشنری دوسرے ملکوں کے لئے تیار ہیں اور احمدی جماعت اپنے مالوں سے بڑے زور کے ساتھ اس مجاہدہ میں لگی ہوئی ہے ۔ وہ بڑی بڑی قربانیاں کر رہی ہے اور اگر ساری دنیا کے اندر یکدم مشن جاری کر دئے جائیں ۔ تو بھی دنیا دیکھ لے گی کہ احمدیہ قوم کبھی یہ نہیں کہے گی ۔ کہ ہمارے پاس اب کچھ نہیں ہے ۔

وہ اپنی جائدادوں تک بیچنے کے لئے تیار ہے اور سلسلہ کے اخراجات کو پورا کریگی ۔

حال ہی میں ۔ لنڈن کی مسجد کے لئے لاکھ روپیہ فہیب جو چند دنوں میں جمع کیا گیا ہے ۔ کیا وہ ہماری زندگی کی دلیل نہیں ۔ اسکے بعد فوراً ہی ایک قومی ضرورت کے لئے ڈیڑھ لاکھ کی ضرورت پڑی جو ایک مہینہ میں جمع ہونا چاہئے تھا ۔ قوم کو کہا گیا ۔ ایک مہینے کے اندر وہ ڈیڑھ لاکھ بھی جمع ہو گیا گویا تمام اخراجات کے علاوہ ڈھائی لاکھ کے اخراجات فوری نکلے اور وہ قوم نے پورے کر دئے کیا اسکے بعد بھی دشمن اعتراض کر سکتا ہے اور کیا وہ ایسی قوم کو زندہ قوم نہ کہے گا ۔ جو اپنے امام کے حکم کو فوراً پورا کر کے رکھ دیتی ہے ۔

پھر ۔ نظارت امور عامہ ہے اسکے ماتحت ۴۰ ہزار روپیہ سالانہ کا خرچ ہے ۔ اسی طرح ناظر بیت المال کا محکمہ ہے ۔ پھر قضاء ۔ اور افتاء کا محکمہ ہے ۔ اس کے علاوہ ایک انگریزی ہسپتال ہے جسمیں ایک سب اسسٹنٹ سرجن ایک اور تجربہ کار ڈاکٹر ۔ تین کمپونڈر وغیرہ کام کرتے ہیں ۔ غریب بیماروں کو کھانا وغیرہ بھی دیا جاتا ہے ۔ اور ایک یونانی ہسپتال ہے جسمیں ابھی سال ختم نہیں ہوا کہ بیس ہزار سے اوپر مریض درج رجسٹر ہو چکا ہے ۔

بہت سے طالب علم کالجوں میں وظیفے پاتے ہیں ۔ وغیرہ اخراجات اسقدر ہیں ۔ جسپر کئی لاکھ روپیہ خرچ ہوتا ہے ۔ پس یہ ایک مٹھی بھر جماعت اتنے بڑے اخراجات کا بوجھ اٹھائے ہوئے ساری دنیا میں اپنی مشن قائم کرنے کا عزم بلند رکھتی ہے ۔ ہمارے امام کی آرزو ہے کہ دنیا کے ہر ایک شہر میں بلکہ محلہ محلہ میں مشن قائم کئے جاویں ہر زبان کے مشنری تیار ہو رہے ہیں سکھوں کے لئے عیسائیوں کے لئے آریوں کے لئے وغیرہ ۔

گورمکھی ۔ سنسکرت وغیرہ زبانیں سیکھنے کو پڑھائی جا رہی ہیں ۔

پس اتنا بڑا کام کرنے والی جماعت اگر یہ شکایت کرے ۔ کہ ہمارے خزانہ میں روپیہ نہیں تو یہ ہنسنے کی بات نہیں کیونکہ اگر ہماری آمدنی دس لاکھ نہیں دس کروڑ ہو جائے تو بھی یقیناً وہ خرچ ہو کر بھی ۔ پھر ہم مقروض ہوں گے ۔

پس یہ حالت پڑھکر دشمن خوش نہ ہو بلکہ روئے ۔ کیونکہ وہ دشمن جو مالدار بنتا ہے ۔ وہ اسقدر کام نہیں کرتا ۔

پھر مقروض ہونا کوئی دنیا میں کمزوری کی علامت ہے تمام بڑی بڑی گورنمنٹیں مقروض ہیں کیا وہ کمزور ہو گئی ہیں ۔

پس دیکھو تم جنکو کمزور کہتے ہو وہ آہستہ آہستہ دنیا میں پھیل رہی ہیں اور جلد دنیا کو معلوم ہو جائیگا کہ دنیا میں یہ ایک ہی

امریکہ میں احمدی ہوا۔ اور ہندوستان سے واپس جاکر اسکو بہت افسوس ہوا۔ کہ وہ کیوں قادیان نہ گیا مسٹر ڈوب نے وہاں کے لوگوں میں احمدیت کا پرچار کیا اور بعض پتے قادیان بھیجے حضرت مفتی صاحب نے انمیں سے ایک شخص سے خط و کتابت کی۔ جسکا جواب مسٹر موصوف نے نیویارک سے ۸ مارچ ۱۹۲۱ء کو دیا۔

مسٹر موصوف کا نام انڈرسن ہے۔ وہ اپنے خط میں اپنے خیالات کا اظہار اسطرح سے کرتا ہے آپ کا ۲۸ جنوری ۱۹۲۱ء کا لکھا ہوا نوازش نامہ مجھے ملگیا۔ اور اب میں جواب لکھتا ہوں۔ اکثر اوقات مجھے مسٹر ڈوب کے ذریعہ ریویو آف ریلیجنز کے نسخے ملتے رہتے ہیں۔ جو کہ قادیان سے شائع ہوتا ہے۔ مجھے اسکے بعض آرٹیکلوں سے حقیقی طور پر دلچسپی ہے۔ کیونکہ وہ واقعات حقہ پر لکھے جاتے ہیں۔ اور میرا خیال ہے کہ جس شخص کی فطرت میں تحقیق حق کا شوق ہوگا۔ اسکی نظر میں وہ بہت قابل قدر ہونگے۔ میں خود اسے خریدنا چاہتا ہوں۔ اور امید ہے کہ اس ماہ میں اسکی قیمت ارسال کرونگا۔

احمدیت میں مجھے بہت سے فوائد حاصل ہوئے۔ اور میں اس امر میں تم سے متفق الرائے ہوں۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے واسطے یہ امر مقدر ہے۔ کہ وہ اسلام کے مختلف فرقوں کو ایک کردیں اور ریویو آف ریلیجنز کے مطالعہ اور نیز دوسرے ذرائع سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ مقدس انسان ہی مہدی ہے۔ یا کم از کم مہدی کا پیش خیمہ ہے۔

آخر میں وہ لکھتا ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ اسلام کے تمام فرقوں میں ایک وحدت پیدا ہونیوالی ہے۔ اور ہمارے شاندار مذہب کا اقبال پھر ویسا ہی چمکیگا۔ جیسا کہ پانچ سو سال یعنی ساتویں صدی سے لیکر گیارہویں صدی تک چمکتا رہا۔ اب میں اس خط کو ختم کرتا ہوں اور امیدوار ہوں کہ تم سے اس سلسلہ کے متعلق بہت کچھ خبریں مجھے ملیں گی۔ میں ہوں تمہارا سچا دوست انڈرسن

ان خطوط سے خوب معلوم ہوسکتا ہے کہ امریکن بصیروں نے مسیح موعود کو کس نظر سے شناخت کیا تھا۔ انہوں نے اپنی دوربین نگاہ سے دیکھا۔ کہ یہی وہ شخص ہے جسکے ذریعہ سے اسلام اب ترقی کریگا۔

پس اے ہندوستان کے لوگو۔ دیکھو غیر اقوام کے لوگوں نے غیر ملک کے لوگوں نے اس چھوٹے سے پودے کو جو زمین میں لگایا گیا ہے دیکھا اور شناخت کرلیا۔ کہ اب اسی کے ذریعہ سے اسلام کو عروج حاصل ہوگا۔ آؤ اور اب اپنے خیالات کو صاف کردو۔ تاکہ ہم ملکر اپنے اصل مقصود کیطرف روانہ ہوں۔

ان لوگوں میں کسقدر اخلاص تھا اور نہ معلوم انہوں نے امریکہ کے لئے کیسی کیسی دعائیں کیں ہونگی۔ ۱۹۲۱ء میں حضرت مفتی صاحب امریکہ پہونچ گئے۔ تاکہ مردہ دلوں کو زندہ کریں اس سے اس قوم کی ترقی کی رفتار آسانی سے معلوم ہوسکتی ہے۔ جسکو دنیا کی قومیں ابھی تک حقیر سمجھی ہوئی ہیں۔ ۱۹۰۳ء میں جبکہ اسمیں طاقت نہ تھی کہ امریکہ میں اپنی مشنری بھیجے اسوقت خطوں کے ذریعہ سے یہ کام جاری تھا۔ اور خطوں کے ذریعہ سے امریکہ کو مسلمان بنا لینے کی تجاویز پیش تھیں۔ اسپر کوئی زمانہ نہیں گذرا کہ یہی مبلغ جو خطوں سے کام کرتا تھا۔ دنیا کا بڑا سفر کاٹ کر وہاں پہنچ گیا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

احباب کے نام وی پی آتے ہیں
وصول فرماکر مشکور فرماویں
والسلام
شیخ محمود احمد

کیا اسلام تلوار کے زور سے پھیلا

مولوی جلال الدین سیکھوانی

گذشتہ سے پیوستہ

جب یہ ثابت ہوگیا۔ کہ اسلام مذہبی معاملہ میں جبر و اکراہ جائز نہیں رکھتا۔ اب ہمیں یہ دیکھنا ضروری ہے۔ کہ مسلمان کیوں لڑے۔ اور انہوں نے کیوں جنگیں کیں۔

مسلمانوں کا لڑنا دفاعی طور پر تھا

سو جاننا چاہیئے کہ مسلمانوں کا لڑنا اسلئے نہیں تھا کہ وہ دوسروں کو مسلمان بنائیں۔ بلکہ انکا جنگ کرنا دفاعی طور پر تھا جیسا کہ ذیل آیات سے ظاہر ہے۔

پہلی آیت پہلی آیت جسمیں جنگ کرنے کی اجازت ہوئی۔ وہ یہ ہے۔ ان اللہ یدافع عن الذین امنوا ان اللہ لا یحب کل خوان کفور۔ جب کافروں نے اس بات پر غور کرلیا کہ تلوار کے ساتھ مسلمانوں کا خاتمہ کردیں تب اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی کو دفاعی جنگ کی اجازت فرمائی۔ اور فرمایا کہ خدا تعالےٰ مدافعت کرتا ہے۔ ان لوگوں سے جو ایمان لائے۔ خدا تعالےٰ خوان کفور کو پسند نہیں کرتا۔ اور اجازت کیوں دی۔ اسکا جواب بھی خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں یہ دیا ہے کہ اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی نصرھم لقدیر۔ کہ مسلمانوں کو لڑنیکا اذن اس لئے دیا گیا ہے۔ کہ ان پر ظلم کیا گیا۔

مثل مشہور ہے "عوض معاوضہ گاہ ندارد" ان تیرہ سالہ مکی تکالیف کیطرف نظر اٹھائیں جو کہ صحابہ نے کفار سے اٹھائیں تھیں۔ بعض کو انمیں سے قتل کیا گیا۔ بعض کو جلایا گیا۔ یہانتک کہ رسول کریم کے پاک بدن پر پتھر مارے گئے۔ اور قتل کے درپے ہوئے اور ایک رات تمام قبائل کے جوانوں نے ملکر آپکے گھر کا محاصرہ کیا۔ تو پھر خدا تعالےٰ نے وہاں سے

بچا کر نکال لیا۔ پھر آپ نے وہاں سے مدینہ کیطرف ہجرت کی۔ کفار نے آپکا تعاقب کیا جب رسول کریم مدینہ پہنچے پھر بھی انہوں نے لوگوں کے اسلام اختیار کرنیمیں قسم قسم کی رکاوٹیں پیدا کیں۔ اور نو مسلموں کو تکلیفیں دیں۔ تب خدا تعالےٰ نے بھی مسلمانوں کو دفاعی جنگ کی اجازت فرمائی

حدیث اسی لئے نبی کریم فرماتے ہیں۔

امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الٰہ الا اللہ کہ مجھے لوگوں سے لڑنیکا حکم دیا گیا ہے۔ (حتیٰ غرض و غائت کیلئے آتا ہے) اس حد تک کہ دنیا میں امن قائم ہو جائے۔ اور اگر کوئی لا الٰہ الا اللہ کہنا چاہے تو اسکو کوئی نہ روکے۔ پس اس حدیث سے بھی ثابت ہے کہ مسلمانوں کا لڑنا امن پیدا کرنیکی غرض سے تھا۔ نہ جبراً مسلمان بنانے کے لئے۔

پھر واقعات سے ظاہر ہے۔ کہ مسلمانوں نے کبھی بھی کسیکو زبردستی سے مسلمان نہیں بنایا صلح حدیبیہ میں علاوہ اور شرائط کے ایک یہ شرط بھی تھی۔ کہ اگر کوئی شخص مسلمان ہو جاوے تو اسکو مکہ کیطرف واپس بھیجدینا ہوگا۔ اور اگر کوئی مسلمانوں سے اپنے پہلے مذہب میں آئے تو اسکو بھی واپس کرنا ہوگا۔ پس اگر زبردستی کر مسلمان بنایا جاتا تو پھر کیوں مسلمانوں کو مکہ کیطرف واپس کرنیکی شرط کو تسلیم کیا جاتا۔ پھر فتح مکہ پر جب تمام رؤساء مکہ مسجد الحرام میں جمع کئے گئے تو اسوقت آپ نے انکو مخاطب کر کے فرمایا کہ بتاؤ اب تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے تو انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے ساتھ وہی سلوک کیا جائے جو حضرت یوسف نے اپنے بھائیوں کے ساتھ کیا تھا۔ سو اسوقت میں جبکہ وہ آپکے سامنے قید کر کے لائے گئے تھے اور آپ جو حکم دیتے انکو مجبوراً بجالانا پڑتا تھا۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم مسلمان ہو جاؤ۔ بلکہ فرمایا لا تثریب علیکم الیوم کہ آج تم پر کوئی سرزنش نہیں ہے۔ آگے

اس ہمدردی اور اعلیٰ اخلاق کو دیکھکر مسلمان ہو گئے بہرحال ایسا کوئی بھی واقعہ نہیں پایا جاتا کہ مسلمانوں نے کسیکو زبردستی مسلمان بنایا ہو۔ پھر مخالفین کا یہ کہنا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ بالکل غلط ہے۔

نبی کریم کے ابتدائی حالات پر نظر ایک عقلمند انسان کے سمجھنیکیلئے آپکے دعویٰ کے وقت پر نظر ڈالنا ہی کافی ہے آپنے دعویٰ کیا تھا تو اسوقت آپ کے پاس کونسی تلوار تھی آپ کے پاس کونسے سامان حرب تھے نہ ہی آپ کسی معزز عہدہ پر سرفراز تھے۔ اور نہ ہی آپ دنیاوی جاہ و حشمت رکھتے تھے۔ کہ دنیاوی لالچ سے ہی لوگ آپکی اتباع کرتے ترقی کے عدم اسباب ظاہری کی حالت میں جنہوں نے آپکی اتباع کی کیا وہ تلوار کے زور سے کی تھی ہرگز نہیں۔ پس یہ کہنا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ بدیہی البطلان ہے۔ اسلئے کہ اگر آپ کے ہاتھ میں شروع سے تلوار ہوتی۔ تو آپکو کیوں تکالیف دیجاتیں۔ کیوں آپ کے سر پر اونٹ کی اوجھڑی پھینکی جاتی۔ اور کیوں آپکو پتھر مار کر زخمی کیا جاتا ہے۔ پس آپکی سوانحعمری اسبات کی کافی دلیل۔ کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا۔

دوسری آیت۔ پھر خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ تم دفع شر کیلئے مقابلہ تو کرو مگر کچھ زیادتی نہ کرو۔ جیسے فرمایا۔ وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین۔ کہ تم ان لوگوں سے جو تم سے لڑتے ہیں اللہ تعالےٰ کے راستے میں لڑو لیکن زیادتی نہ کرو کیونکہ خدا تعالیٰ زیادتی کرنیوالوں کو پسند نہیں کرتا۔

تیسری آیت پھر خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ لا ینھاکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم وتقسطوا الیھم ان اللہ یحب المقسطین کہ خدا تعالےٰ تم کو نہیں منع کرتا ان لوگوں سے جو تم سے دین کے بارے میں نہیں لڑتے۔ اور انہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا۔ کہ تم انسے حسن سلوک کرو اور ان سے احسان کرو اور انصاف کرو۔ ان سے کیونکہ خدا تعالےٰ منصفوں کو پسند کرتا ہے۔

چوتھی آیت پھر فرمایا۔ الا تقاتلون قوما نکثوا ایمانھم وھموا باخراج الرسول وھم بدءوکم اول مرۃ (توبہ) کہ کیا تم ان لوگوں سے نہیں لڑوگے جنہوں نے کہ اپنی قسموں کو توڑا اور رسول کو نکالنے کا قصد کیا۔ حالانکہ ابتداء انہی کیطرف سے ہوئی ہے۔ اسمیں خدا تعالےٰ نے حفاظت خود اختیاری کے طور پر لڑنیکا اذن دیا ہے۔

پانچویں آیت ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع وبیع وصلوات و مساجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیرا۔ اگر خدا بعض لوگوں کو بعض سے دفع نہ کرتا تو عبادت گاہیں اور گرجے اور مساجد جنمیں خدا تعالےٰ کے نام کا ذکر کیا جاتا ہے۔ سب مسمار کیجاتیں۔ پس اس آیت میں بھی خدا تعالےٰ نے قتال کی حکمت بتائی ہے۔ کہ لڑنیکا حکم جو مسلمانوں کو دیا گیا ہے وہ اسلئے ہے۔ تاکہ دنیا میں امن قائم ہو جائے اور ہر ایک اپنے مذاہب کی عبادات کو امن سے ادا کر سکیں۔

ساتویں آیت۔ پھر ناحق قتل کرنیوالیکے لئے فرمایا۔ من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا۔ کہ جس شخص نے کسی نفس کو بغیر بدلہ کسی نفس کے یا زمین میں فساد برپا کرنیکے لئے قتل کیا تو اسکا گناہ اتنا ہے گویا اسنے تمام جہان کو قتل کیا۔

فساد کی ممانعت پھر خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں متعدد جگہ فساد سے ممانعت فرمائی ہے۔ جیسے فرمایا۔

ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحها (اعراف ع ۷)
یعنی زمین میں اصلاح کے ہوتے ہوئے فساد مت کرو۔
(۲) ولا تطیعوا امر المسرفین الذین یفسدون فی الارض ولا یصلحون (شعراء ع ۹) کہ تم مسرفوں کے امر کی اطاعت نہ کرو۔ جو کہ زمین میں فساد کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔
(۳) والذین ینقضون عهد الله من بعد میثاقه ویقطعون ما امر الله به ان یوصل ویفسدون فی الارض اولئک لهم اللعنة ولهم سوء الدار (رعد ع ۳) جو لوگ اللہ تعالےٰ کے عہد کو توڑتے ہیں اور قطع رحمی کرتے ہیں۔ اور زمین میں فساد کرتے ہیں ان پر خدا کی لعنت ہے اور انکے لئے برا گھر ہے
(۴) ولا تبغ الفساد فی الارض ان الله لا یحب المفسدین (قصص ع ۸) کہ تو زمین میں فساد کی مت خواہش کر کیونکہ اللہ مفسدین کو پسند نہیں کرتا۔
پس مذکورہ بالا آیات سے ظاہر ہے کہ اسلام فساد کو بہت برا سمجھتا ہے۔
اعتراض بعض لوگ آیت قاتلوا الذین لا یؤمنون بالله ولا بالیوم الآخر ولا یحرمون ما حرم الله ورسوله ولا یدینون دین الحق من الذین اوتوا الکتاب حتی یعطوا الجزیة عن ید وهم صاغرون سے نکالتے ہیں کہ اسلام غیر مذہب سے لڑنیکا حکم دیتا ہے۔
جواب۔ جاننا چاہئے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی انبیاء سے جو حضرت موسیٰ کے بعد آئے یہ بھی خصوصیت ہے کہ آپکو دونوں عہدے سیاست اور نبوت کے عطا کئے گئے تھے۔ اسلئے بلحاظ بادشاہ ہونیکے آپکو جنگ بھی کرنی پڑتی تھی۔ ورنہ جرائم پیشہ لوگوں کو علیحدہ کر کے دوسروں کے ساتھ جو خدا تعالےٰ نے سلوک کرنیکا حکم فرمایا ہے۔ وہ اس آیت سے ظاہر ہے وقل للذین اوتوا الکتٰب والامیین ءاسلمتم فان اسلموا فقد اهتدوا وان تولوا فانما علیک البلاغ (آل عمران) اور اہل کتاب اور امیوں کو یہ کہدے کہ کیا تم اسلام لے آئے۔ اگر وہ اسلام لے آئیں تو وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ پھر گئے اور اسلام نہ لائیں تو تجھپر صرف پہونچانا ہی ہے یہ نہیں کہ تو انکو زبردستی منوائے۔
اور جس آیت کو لیکر اعتراض کیا گیا ہے اگر اسکے ساتھ کی آیات کو بھی غور سے پڑھا جائے۔ تو صاف ثابت ہوگا۔ کہ یہاں پر اہل کتاب کا ذکر ہے۔ جو پہلے کہلے طور پر جرائم پیشہ ہو گئے تھے اور عیسائیت اور یہودیت صرف نام کی رہگئی تھی۔ ورنہ انکو خدا تعالےٰ پر بھی ایمان نہیں رہا تھا جیسے کہ انکے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ وان کثیرا منهم لیسارعون فی الاثم والعدوان واکلهم السحت لبئس ما کانوا یعملون یعنی اہل کتاب سے ایسے ہیں جو گناہوں اور زیادتی میں مسارعت کرتے ہیں اور حرام مال کھاتے ہیں۔ اور لولا ینهاهم الربانیون والاحبار عن قولهم الاثم واکلهم السحت لبئس ما کانوا یصنعون۔ کہ اگر بڑے بڑے علماء انکو اثم اور حرام مال کھانیسے نہ روکتے وہ ضرور برا کرتے ہیں۔ پھر فرمایا۔ یا ایها الذین اٰمنوا ان کثیرا من الاحبار والرهبان لیأکلون اموال الناس بالباطل ویصدون عن سبیل الله والذین لا یکنزون الذهب والفضة ولا ینفقونها فی سبیل الله فبشرهم بعذاب الیم (توبہ) اے مومنو بہت سے احبار اور رہبان لوگوں کے اموال باطل سے کھاتے ہیں۔ اور اللہ کے رستے سے روکتے ہیں اور وہ لوگ جو سونے اور چاندی کو جمع کرتے ہیں اور اللہ کے رستے میں اسے خرچ نہیں کرتے انکو عذاب الیم کی بشارت دے پھر فرمایا۔ ومن اهل الکتاب من ان تامنه بقنطار یؤده الیک ومنهم من ان تامنه بدینار لا یؤده الیک الا ما دمت علیه قائما ذٰلک بانهم قالوا لیس علینا فی الامیین سبیل ویقولون علی الله الکذب وهم یعلمون۔ (آل عمران)
بعض اہل کتاب ایسے امین ہیں کہ اگر تو انکے پاس ایک خزانہ امانت رکھے تو وہ ادا کر دینگے۔ اور بعض ان سے ایسے ہیں کہ اگر تو انکے پاس ایک دینار بھی امانت کے طور پر رکھے تو وہ ادا نہیں کرینگے مگر جب تک کہ تو اسپر کھڑا رہے یہ اسوجہ سے ہوگا کہ انہوں نے کہا۔ کہ ہمپر امیوں میں کوئی سبیل نہیں حالانکہ وہ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں۔ اور وہ جانتے ہیں۔ پھر فرمایا کلما اوقدوا نارا للحرب اطفاءها الله ویسعون فی الارض فسادا والله لا یحب المفسدین (قصص ع ۸) جب کبھی انہوں نے جنگ کی آگ کو بھڑکایا خدا تعالےٰ نے اپنی پاک جماعت کے ذریعہ اسے بجھا دیا۔ اور وہ زمین میں فساد پھیلانیکی کوشش کرتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ مفسدوں کو دوست نہیں رکھتا۔ پھر انکو نصیحت کے طور پر فرمایا قل یا اهل الکتٰب لستم علی شیء حتی تقیموا التورٰة والانجیل وما انزل الیکم من ربکم وایزیدن کثیرا منهم ما انزل الیک من ربک طغیانا وکفرا فلا تاس علی القوم الکافرین (مائدہ ع ۱۰) اے رسول تو کہدے اے اہل کتاب تم کسی چیز پر نہیں ہو۔ جبتک کہ تم تورات اور انجیل اور اس چیز کو جو تمہارے طرف تمہارے رب نے اتارا ہے۔ قائم کرو۔ اور ضرور بہت سے اہل کتاب اس سے جو خدا تعالےٰ نے تیرے طرف اتارا ہے۔ طغیان اور کفر میں بڑھینگے پس تو قوم

کافروں پر غم نہ کھا۔

اور اہل کتاب کے کہنے کہلے جرائم کے مرتکب ہونیکی ایک یہ بھی وجہ تھی ۔ کہ یہود یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ آگ ہمیں چھونے بھی تو چند دن چھوئیگی جیسا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے ۔ ذالک بانھم قالوا لن تمسنا النار الا ایاما معدودات وغرھم فی دینھم ما کانوا یفترون (آل عمران) کہ یہ ان بے جرائم کے سرزد ہونیکا باعث یہ بھی تھا کہ وہ کہتے تھے کہ ہمیں چند دن آگ چھوئیگی ۔

اور اسی طرح عیسائی کفارہ کے قائل تھے اور کہتے تھے کہ یسوع ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو چکا ہے ۔ اسلئے وہ بھی سمجھتے تھے کہ ہمیں عذاب نہیں ملیگا ۔ اسواسطے اہل کتاب نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ ہمپر سب جرائم حلال ہیں ۔ اسلئے وہ ڈاکے وغیرہ مارتے تھے ۔ اور لوگوں کے مال باطل سے کھاتے تھے ۔ اور آئے دن لڑائیاں بھڑکاتے تھے سوانہیں امن قائم کرنے کیلئے نبی کریم کو بادشاہ ہونیکی حیثیت سے لڑنا پڑا ۔

آٹھویں آیت فرماتا ہے ۔ انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیھم وارجلھم من خلاف او ینفوا من الارض ذالک لھم خزی فی الدنیا ولھم فی الاخرۃ عذاب عظیم (مائدہ ع ۵) کہ ان لوگوں کی جزاء جو خدا اور رسول سے محاربہ کرتے ہیں اور زمین میں فساد کو پھیلاتے ہیں ۔ یہ ہے کہ انکو قتل کیا جائے یا سولی دیا جائے ۔ یا انکے ہاتھ پاؤں خلاف سے کاٹے جائیں ۔ یا جلا وطن کئے جائیں ۔ یہ انکے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں عذاب عظیم ہے پس اس آیت سے بھی ظاہر ہے کہ ان لوگوں کو قتل کرنیکا حکم دیا گیا ہے جو باغی ہوں ۔ اور امن میں خلل انداز ہوں ۔

ایک حدیث پھر حدیث سے بھی ظاہر ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا ۔ اور نہ ہی صحابہ مسلمان بنانیکے لئے لڑے جیسے کہ نبی کریم فرماتے ہیں ۔ لا تتمنوا لقاء العدو فاذا لقیتموھم فاصبروا (بخاری)

دوسری آیت دوسری حدیث میں آتا ہے لا تتمنوا لقاء العدو وسلوا اللہ العافیۃ (بخاری) کہ تم دشمنوں سے ملنے کی خواہش تک نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرو ۔ اگر لڑنے کا موقع آجائے تو خوب ثابت قدمی کے مقابلہ کرو ۔

مذکورہ بالا تمام آیات اور حدیث سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں نے جو لڑائیاں کیں وہ امن کو قائم کرنے کیلئے بلحاظ بادشاہ ہونیکے تھیں ۔ نہ اسلئے کہ وہ زبردستی مسلمان بنائیں ۔ پس مخالفین کا اعتراض کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے بالکل غلط ہے ۔

مسیح موعود کی بعثت اب اس زمانہ میں خدا تعالےٰ نے مسیح موعود کو دنیا کی اصلاح کیلئے مبعوث کیا ۔ اور بغیر تلوار کے بھیجا ۔ پھر اسنے آکر ایک بڑی جماعت قائم کی جو بلحاظ اسلامی خدمات کے سب سے سبقت رکھتی ہے ۔ اور دنیا کا کوئی مذہب نہیں جو مذہب کے لحاظ سے انکا مقابلہ کرسکے پس آپکے ہاتھ میں تلوار نہ دی تاکہ مخالفین کا یہ اعتراض کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے مشاہدہ سے باطل ثابت کیا جائے ۔ بلکہ آپ نے دنیا کے مذاہب کو اسلام کی کامل تعلیم کے ساتھ مغلوب کیا ۔ اور ثابت کیا ۔ کہ اسکی تعلیم ہی انسانوں کے دلوں کو فتح کرنیوالی ہے نہ یہ کہ وہ تلوار کی محتاج ہے ۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ ۔

ناظرین الحکم کو عید مبارک

جبل میں تبلیغ احمدیت

سیلون کے الزام قتل کے مقدمہ کا ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا ۔ سیلون کے تازہ خط سے یہ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر لائی سکریٹری انجمن احمدیہ سیلون جیل خانہ میں بڑے زور سے تبلیغ کر رہے ہیں اور احمدقادیانی کا پیغام ۔ توحید کی باتیں ان تمام قیدیوں کو جو انکے گرد ہیں پہنچا رہے ہیں ۔ وہ سب کے سب اس پیغام کو نہایت غور سے سنتے ہیں ۔ جیل کے ملازمونکو بھی پیغام مسیح پہنچا دیا گیا ۔ اس سے اس احمدی کے قلب کی کیفیت اچھی طرح سے واضح ہو جاتی ہے ۔ کہ تبلیغ کی ایک آگ اسکے سینہ میں موجزن ہے ۔ تمام احباب اس یوسف ثانی کے لئے دعا کریں ۔ کہ وہ جلد اس زندان سے رہا ہوں ۔ آمین ۔

بعد کی آنیوالی خبروں سے معلوم ہوا کہ مقدمہ کی حالت اسوقت تک ہمارے لئے اچھی ہے ۔ تمام احباب دعاؤں میں لگے رہیں ۔

سیلونی دوست بڑے استقلال سے اپنے کام پر لگے ہوئے ہیں ۔ انکے کام میں کوئی نقص واقع نہیں ہوا انکے جوش میں کمی نہیں ہوئی بلکہ وہ آگے سے تبلیغ کے میدان میں سرگرم ہیں ۔

اطلاع

پریس گاڑی کی سٹرائک کیوجہ سے چند دن بند ہو گیا تھا کیونکہ چیزیں نہ تھیں ۔ اس لئے اخبار لیٹ ہوا ۔ احباب معذور سمجھیں

ایڈیٹر

نہیں میں علے الاعلان کہتا ہوں کہ الحکم بالکل ٹھیک وقت پر نکلتا ہے اور گزشتہ دس ماہ کے اندر کوئی پرچہ الحکم کا ایسا نہیں جو طبع نہ ہوا ہو۔ اگر آپ کو الحکم کی خریداری منظور نہیں تو چھ مہینے پرچہ لیکر اسکے ساتھ یہ سلوک کرو پہلے دن ہی لکھدو کہ الحکم بند کردو۔ الحکم آپ کی قدردانی کا شکور ہوگا۔

(۲) مجھے ان احباب سے بھی شکوہ ہے جو ملازمت پیشہ ہیں اپنی تبدیلی پر کبھی انہوں نے دفتر میں چٹ بدلنے کیلئے نہیں لکھا پھر الحکم پرانے پتہ پر جاتا رہا اور جاتا رہتا ہے تو بعض احباب تو ایسے گم ہوتے ہیں۔ کہ پھر الحکم کو یہ خبر نصیب نہیں ہوتی کہ وہ کہاں ہیں۔ اور بعض دو تین ماہ کے بعد شکایت لکھ بھیجتے ہیں۔ وہ اتنا نہیں جانتے کہ الحکم کا منیجر یا ایڈیٹر عالم الغیب نہیں اسکو آپکا کسطرح پتہ لگ سکتا ہے بعض پرچے پرانے پتہ پر جاتے رہتے ہیں آخر بعض ہندوں نے خدا کا خوف کھا کر یہ لکھدیا کہ آپکا نقصان ہو رہا ہے آپ پرچہ نہ بھیجیں۔

(۳) پھر مجھے ان احباب کا بھی افسوس کے ذکر کرنا پڑا ہے۔ جو بڑے اخلاص سے الحکم جاری کراتے وی پی کیلئے بڑے زور سے لکھتے ہیں جب دفتر سے وی پی گیا سب وعدے توڑ کر کھڑے جاتے ہیں۔ اور الحکم واپس کر دیا جاتا ہے۔

مندرجہ بالا تین قسم کے حضرات کے نزدیک الحکم ہر وقت خواہ وہ پریس میں ہو۔ اور خواہ وہ ڈاک خانہ میں یا انکے ہاتھ میں وہ بند ہے تعجب کی بات ہے کہ الحکم ماریشس مالابار۔ رنگون۔ برما۔ افریقہ۔ حیدر آباد۔ مدراس وغیرہ علاقہ کے لوگوں کے لئے بند نہیں۔ مگر ان احباب کے لئے بند ہے جو قریب رہتے ہیں کاش احباب ان ذرائع سے الحکم کو تباہ نہ کریں۔ اور اسطرح سے اپنے ہاتھوں اسکو موت کے گھاٹ نہ اتاریں۔ کسقدر بے دفتر الحکم مفت دیسکتا ہے۔ اسطرح سے اگر سو میں سے دس آدمی بھی کریں۔ پانچ بھی کریں تو سخت قابل افسوس ہے۔ میرے دوستوان باتوں کو ذرا سوچو ہمارا امام ہمکو الحکم کے لئے گذشتہ جلسہ پر کیا کہتا تھا۔

امریکہ میں ۲۰ سال قبل کے احمدی اور انکے خیالات

امریکہ میں سب سے پہلا احمدی مسٹر الگزینڈر رسل ویب ہے مسٹر موصوف نے ہندوستان کا سفر کیا ہے حتی کہ وہ لاہور میں بھی آیا۔ مگر بعض لوگوں کی وجہ سے قادیان حاضر ہونے سے محروم رہا جسکا اسکو بعد میں بہت افسوس ہوا۔ اسنے امریکہ میں احمدیت کا چرچا کیا اور بعض لوگ اسکی باتوں کی طرف متوجہ بھی ہوئے۔

ہندوستان سے واپس جانے کے بعد مسٹر رسل ویب صاحب نے مقام اورفورڈ ملک امریکہ سے حضرت مفتی صاحب کو ۹ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء کو ایک خط لکھا۔ یہ خط مفتی صاحب کے ایک خط کے جواب میں تھا۔ جو مفتی صاحب نے ۲۲ فروری سنہ کو ہندوستان سے مسٹر موصوف کے نام لکھا تھا۔

مسٹر موصوف نے اپنے خط کو اسطرح سے شروع کیا ہے۔

مائی ڈیر برادر السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

آپکا عنایت نامہ مورخہ ۲۲ فروری سنہ ۱۹۰۲ء مجھے ابھی ملا ہے۔ اور اسے پڑھکر مجھے بہت فرحت حاصل ہوئی۔ مجھے اس بات کا سننا تسکین بخش ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب میری کا ان کو خشوع کے دل سے دلچسپی لیتے ہیں۔ جو کہ میں اسلام کی شاندار صداقتوں کو یہاں پھیلانے میں کر رہا ہوں۔ چونکہ میرا کام مشکل اور بعض دفعہ ناامید کرنیوالا ہے اسواسطے یہ خبر پاکر مجھے فرحت حاصل ہوئی۔ کہ حضرت مرزا صاحب اور آپ میرے واسطے دعا مانگتے ہیں جب میں ہندوستان گیا تو مجھے یقین تھا۔ کہ ہمارے مسلمان بھائی میری حتی الوسع مدد کرینگے میرے خیال میں بھی یہ بات نہ آسکتی تھی کہ مسلمان کہلاکر کوئی میری مخالفت کریگا۔ اور میرے خوشوں میں روک ڈالیگا۔ میں نے انکو صاف کہدیا تھا کہ بہت سے عیسائی میری مخالفت کرینگے۔ اور مجھے ناکام کرنے کیلئے مجھے الزام لگائینگے۔ اور ہر قسم کی مخالفت کرینگے۔ میں نے انکو سمجھایا تھا کہ ان عیسائیوں کی باتوں کو نہ سننا۔ اور یہ سوچنا کہ انکا مدعا کیا ہے۔ لیکن جونہی یہاں کے عیسائیوں کی مخالفت کی خبر ہند میں پہنچی وہاں کے بے ایمان مسلمان میرے مخالف ہوگئے۔ اور ہر طرح مجھے تکلیف پہنچانے کی کوشش کی میرے ساتھ جو وعدے انہوں نے کئے تھے ان سبکو بھلا دیا۔ اور اپنے اقراروں کو توڑنے کیلئے صرف بہانے کے طلبگار ہوئے۔ لیکن اب مجھے سمجھ آئی ہے کہ ان لوگوں نے کیوں ایسا کیا۔ دراصل بات یہ ہے کہ انکا مذہبی علم صرف سطحی ہے۔ سچائی روشنی ان میں نہیں پائی جاتی۔ اور مقدس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفاداری انکے دلوں میں نہیں ہے۔

اسکے بعد وہ لکھتا ہے کہ اچھا ہوا کہ ان لوگوں کے میرے ساتھ تعلقات نہ رہے۔ پھر وہ دو نو مسلموں کا ذکر کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ آپ ان سے خط و کتابت کریں کیونکہ یہاں کے مسلمان ہند کے مسلمانوں سے خط و کتابت کرکے بہت خوش ہوتے ہیں۔ آخر میں وہ کہتا ہے کہ مجھے اپنا پیارا بھائی حسن علی بہت یاد ہے اور وہ وقت مجھے یاد ہے جو کہ میں نے اسکی بیوی کی صحبت میں گذارا اسنے اپنی سمجھ کے مطابق سچی کی سعی کی لیکن میری طرح اس نے بھی غلطی کھائی مجھے یہ سنکر خوشی ہوئی کہ وہ مرنے سے پہلے حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں حاضر ہو چکا تھا۔

جب میں ہند میں تھا اس نے میری مدد کی اور میں بچتا تا ہوں کہ وہ اور میں دونو ملکر اسی وقت قادیان کیوں نہ گئے۔ یہ وہ پہلا شخص تھا جو

احباب صحہ دیکھکر ملاحظہ کریں صفحہ غلط لگ گیا

۱۷۶

مالاباری مراسلہ

Digitized by Khilafat Library

حال میں ہمارے پاس مالابار کی ڈاک بہت سی خبریں لیکر آئی ہے۔ ابن حامد صاحب کے نام سے ہمارے قارئین کرام خوب واقف ہیں۔ آپ مالابار میں خصوصیت سے الحکم کے لئے نامہ نگاری کا کام کرتے ہیں۔ آپ کو الحکم سے بہت محبت ہے۔ اور اسکی ترقی و اشاعت کیلئے بہت کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انکو جزائے خیر دے۔ شیخ محمود احمد۔

مکرم و معظم جناب شیخ صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

کوڈالی اور مخالفت کوڈالی جماعت کو آجکل مخالفوں کے ہاتھوں سے بہت کچھ تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ اس بارہ میں آگے ہی لکھ چکا ہوں۔ بعد میں یہ واقعہ ہوا کہ جناب فخر الدین صاحب Badagara بیچنے کیواسطے ۲۷ر اپریل کو ارکوٹ گئے تھے۔ وہاں کے ایک تنگل (سید) کی سازش سے شرارت کرنے کے لئے غیر احمدی فخر الدین صاحب کے ارد گرد جمع ہوئے پھر ہر کونے سے "قادیانی" "قادیانی کافر" کی آواز آنے لگی اچانک لوگ اس اکیلے نہتے احمدی پر ٹوٹ پڑے تو فخر الدین (صاحب) جان بچانے کیلئے بھاگا تب لوگ بھاگنے والے . . . . مظلوم پر پتھر برسانے لگے۔ بیچارا مارے خوف کے نہر میں کود پڑا۔ وہاں سے خدا خدا کر کے تو دیش میں آکر پناہ لیا۔ اسی طرح دن بدن کوڈالی اور اسکی نواح میں مخالفت بڑھتی جاتی ہے جسوقت تا فخر الدین صاحب کے ماموں جناب عبدالرحمن صاحب نے مولینا مولوی عبدالرحیم صاحب کے ذریعہ بیعت کی ہے۔ اسیوقت سے لیکر آج تک مخالفت جاری ہے۔ بہت تکلیف اٹھانی پڑی الحمد للہ وہی ہے۔ مخالف لوگ کہتے ہیں کہ ہم عبدالرحمن کو اپنی طرف لانیکے لئے ہی ہم انکو تکلیف دیتے ہیں۔ کاجکوڈ کے بازاروں سے گذر جانا احمدیوں کو بہت مشکل ہوا ہے۔ احمدیوں کو دیکھتے ہی استہزا کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اسلئے رات کو چھپ چھپ کر احمدی یہاں آتے ہیں۔ الغرض اس معیشت ناقابل برداشت ہو کر حکام کو توجہ دلانے کیلئے ایک عرضی تیار کر کے جائنٹ مجسٹریٹ ٹالیچری اور ڈی۔ ایس۔ پی۔ شمالی مالابار کو بھیجی گئی۔ اس معاملہ میں تفتیش کرنے کیواسطے پولیس کو حکم آیا ہوا ہے۔ بعض روک ٹوک سے ابتک پولیس کانجوڑ میں نہیں گئی۔ انشاء اللہ دو تین روز کے اندر اس معاملہ میں کچھ فیصلہ ہو جائیگا۔

نئی تبدیلیاں انجمن احمدیہ کیساتھ ہی کنانور انجمن کے جائنٹ سکرٹری ای کویا کئی صاحب کاروباری معاملات پر گوپال پور جانے والے تھے۔ اسلئے انکی جگہ ایک شخص کو انتخاب کرنے اور بعض ضروری امور پر سوچنے کے لئے یکم مئی کو ایک عام جلسہ زیر صدارت جناب محمد کنجی صاحب کیا حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب بہاری بھی حاضر تھے۔ جماعت کے متحدہ رائے سے سابق سکرٹری پی۔ محمد صاحب کو جائنٹ سکرٹری کے عہدہ پر انتخاب کیا گیا۔ اسکے بعد بھی دو تین جلسے کئے تھے۔ انمیں سے ۱۷ر مئی کے جلسہ خاص قابل ذکر ہے اسمیں ایک فیصلہ یہ ہوا کہ ایک کارکن کمیٹی مقرر کریں۔ یہ کمیٹی پانچ ممبروں پر مشتمل ہے۔ انکے اسمائے گرامی درج ذیل کرتا ہوں۔

۱۔ پی۔ حسن صاحب ۲۔ ای عبدالرزاق صاحب ۳۔ کے عبدالقادر صاحب (سیٹھ صاحب) ۴۔ ٹی ایچ حسن کنجی صاحب ۵۔ پی علی کنجی عراف صاحب۔

ہماری لائبریری کے واسطے ایک الماری پچاس روپیہ کو لی ہے۔ کچھ رقم احسال قبرستان پر بھی خرچ کرنی پڑی ہے۔ گذشتہ ماہ میں ایک سو اسی روپیہ چندہ ہوا ہے۔

احمدیہ مسجد پنیگاڑی کی افتتاحی تقریب بفضل ایزدی عرصہ ایک ماہ ہوا مسجد احمدیہ پنیگاڑی کی تعمیر پوری ہو چکی ہے

حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب ۲ر مئی کو پنیگاڑی تشریف لیگئے۔ اتفاق حسنہ سے جناب احمد کٹی صاحب کالی کٹ سے وہاں آگئے۔ قرار پایا کہ مسجد کی افتتاحی تقریب ۱۲ر اپریل بروز جمعہ کو منائیں اس قرارداد کے مطابق کنانور وغیرہ شہروں کی جماعت کو بھی مدعو کیا گیا یہاں کے سکرٹری کے ایم۔ ابراہیم کنجی صاحب اور پانچ چھ دیگر احباب بھی ۱۲ر تاریخ کو روانہ ہوئے ہمارے طرف سے ایک گھڑی مسجد کی استعمال کیواسطے ساتھ دی گئی۔ خطبہ جمعہ حضرت مولوی (بہاری) صاحب نے پڑھا ابراہیم کنجی صاحب نے خطبہ مالاباری زبان میں ترجمہ کر کے سنا دیا۔ مولوی کنجی صاحب غیر مبائع اور انکے ساتھی بھی باہر ایک بنچ پر بیٹھے تھے۔ پھر ایم احمد کٹی صاحب اور مولوی عبداللہ صاحب نے دو الگ الگ مضمون پر لیکچر دیا۔ اسی رات کی گاڑی پر سکرٹری صاحب وغیرہ کنانور تشریف لے آئے۔ دوسرے دن پینگاڑی جماعت کی درخواست پر حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نے "ثبوت مسیح موعود" علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک لیکچر نئی مسجد میں دیا۔ مولوی کنجی صاحب باہر تشریف رکھتے تھے۔ گھر فساد برپا کرنے کے لئے جیسے حضرت مولینا غلام رسول صاحب راجیکی کی تقریر کے اثناء میں انہوں نے فساد کیا تھا۔ ۲۰ر مئی کو مولینا صاحب اور کنجی کویا صاحب وغیرہ کنانور پہنچے۔ حضرت مولوی صاحب کے یہاں سے رخصت ہونے کے بعد سنا ہے۔ کہ مولوی کنجی نے وعظ شروع کر دیا ہے۔ جو ہمارے خلاف ہے۔ حضرت مولوی صاحب دوسرے دن یہاں سے کوڈالی تشریف لیگئے تاجر محمد پینگاڑی نے اب تک مولوی کنجی صاحب کے دامن کو نہیں چھوڑا۔ اکثر لوگ (پہلے انکے ساتھی) ان سے متنفر ہیں۔ اب انکا حال یہاں تک پہنچ گیا کہ غیر احمدی کہتے ہیں (ان سے) "مولوی صاحب آپ ہیں! خدا کے فضل سے آپ ہمارے طرف قریباً پہنچ گیا ہے" خدا انپر رحم فرماوے۔

ایک احمدی پٹ گیا ہمارے ٹین مکیر عبدالقادر صاحب سے آپ خوب واقف ہیں۔ ۳۰ر مئی کا واقعہ ہے کہ وہ قریب کے ایک ہندو ہوٹل میں دوپہر کے وقت انگارا اٹھانے گئے۔ تو کل احمد علی راجہ کے لئے پارک مسمی مامو کو (محمود) کہلے بندوں میں رمضان میں چائے پیتے ہوئے دیکھا۔ اسطرح کھلے بندوں خدا کے حکم کی بے حرمتی کرنے کا نظارہ نے انہیں بہت رنجیدہ کیا۔ عبدالقادر صاحب جلد باز اور تیز مزاج شخص ہے فوراً اس جوان سے کہا کہ اندر جاکر پیو یہاں اسطرح گرنا مناسب نہیں ہے۔ اس جوان نے سختی سے جواب دیا۔ آخر لڑائی تک نوبت پہونچی عبدالقادر صاحب